السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بچپن میں یہ طے ہوا کہ اسلم کا نکاح عابدہ سے کیا جائے گا، کیونکہ اسلم کی بہن عابدہ کے چچا کے نکاح میں ہے، مذکورہ رشتہ اسی بدلے میں طے ہوا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اسلم نے عابدہ کے بھائی اکرم پر اپنی جنسی ہوس پوری کرنے کے لئے رات کے وقت مجرمانہ حملہ کیا لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ اب اکرم کا موقف ہے کہ اس کے نکاح میں اپنی بہن کو نہ دے۔ کیا وہ اس موقف میں حق بجانب ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

[مشروط تبادلہ نکاح کو شرعی اصطلاح میں شغار کہا جاتا ہے جسے ہم وٹہ سٹہ کا نکاح کہتے ہیں۔ شرعی طور پر ایسا کرنا نکاح باطل ہے کیونکہ حدیث میں ہے۔ اسلام میں نکاح وٹہ سٹہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ [صحیح مسلم، النکاح: ۱۴۱۵

مذکورہ روایت میں نکاح شغار کی تعریف بایں الفاظ کی گئی ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو اور اس کے تبادلہ میں میں اپنی بچی کا نکاح تجھ سے کرتا ہوں۔ یہ تعریف ہمارے ہاں رائج وٹہ سٹہ کی ہے۔ صورت مسئولہ میں عابدہ کا نکاح اسلم کے ساتھ اس تبادلہ میں کیا جارہا ہے کہ اسلم کی بہن عابدہ کے چچا کے نکاح میں ہے یہ وٹہ سٹہ کی ہی صورت ہے اور ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر اس نکاح میں یہ قباحت نہ ہوتو اسلم کا عابدہ کے بھائی پر جنسی ہوس پوری کرنے کےلیے مجرمانہ حملہ کرنا رکاوٹ کا باعث نہیں ہے، اگرچہ یہ جرم اپنی جگہ پر بہت سنگین اور گھناؤنا ہے، تاہم ایسے جرم سے کوئی حلال رشتہ حرام نہیں ہوتا۔ بہرحال مذکورہ رشتہ، اس لئے ناجائز ہے کہ ایسا کرنا مشروط نکاح تبادلہ کی صورت ہے۔ خواہ اسلم کا مجرمانہ حملہ کرنا یا نہ کرنا اس کے حرام ہونے پر اثرانداز نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:2 صفحہ:359